احمد معاویہ ناظم نشریات مجلس احرار اسلام لاہور

جمہوریت اور جمہوری نظام کے ساتھ دینی جماعتوں کی مفاہمت نفاذِ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے

مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی بے دینی کا سیلابِ بے پناہ ہیں

احرار، جمہوریت اور سیکولرازم جیسے کافرانہ و ملحدانہ نظاموں کے خلاف پوری قوت سے جہاد کریں گے۔

جب تک دین کو قومی معاملہ سمجھ کر جدو جہد نہیں کی جائے گی وعدۂ خلافت پورا نہیں ہوگا۔(قائداحرار سیدعطاءالمحسن بخاری)

مجلس احرار اسلام لاہور کی جانب سے مرکزی قائدین کے اعزاز میں استقبالیہ سے قائدین احرار کا خطاب

ہیں احرار پھر تیز گام اللہ اللہ
ہوئی تیغ حق بے نیام اللہ اللہ

کل پاکستان شہداء ختم نبوت کانفرنس ربوہ کے بعد اگلے روز ۱۴ [illegible] بروز ہفتہ مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک بھرپور اجلاس مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری کو احرار کا مرکزی امیر، مولانا محمد اسحٰق سلیمی کو ناظم اعلیٰ جبکہ محترم عبداللطیف خالد چیمہ کو مرکزی ناظم نشرواشاعت منتخب کیا گیا...... ایک طویل وقفہ و انتظار کے بعد احرار کی مرکزی قیادت کے انتخاب سے ملک بھر کے احرار کارکنوں میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ انتخاب کے بعد ملک کے مختلف شہروں میں قائدینِ احرار کے اعزاز میں استقبالیہ تقریبات کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو بجائے خود رابطۂ عوام مہم کا حصہ بن گئی ہیں۔ ان تقریبات کے ذریعے بہت سے نئے احباب کو احرار کے منشور، اہداف و مقاصد اور طریق کار کو جانچنے، پرکھنے اور سمجھنے کا موقع مل رہا ہے...... ایسی ہی ایک تقریب مجلس احرار اسلام لاہور کی جانب سے منعقد ہوئی۔ جس میں احرار کے مرکزی قائدین: محترم امیر سید عطاء المحسن بخاری، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، عبداللطیف خالد چیمہ، پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد، جناب ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور محترم ثناء اللہ بھٹہ، نے شرکت کی، ان کے علاوہ مریدکے سے جناب حکیم محمد صدیق تارڑ نے اپنی علالت و پیرانہ سالی کے باوجود بطور خاص شرکت فرمائی۔

اس موقع پر محترم ظفر اقبال ایڈووکیٹ صدر مجلس احرار اسلام لاہور نے قائدین احرار کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔ جو اپنے مندرجات کے اعتبار سے تشکر و سپاس کے علاوہ تاریخ احرار، تحاریک احرار اور

جماعت کی جدوجہد اور فکرو نظر پر محیط تھا۔ جبکہ مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ نے "التزام جماعت اور اطاعت امیر"، محترم پروفیسر خالد شبیر احمد نے "احرار کا موجودہ سیاسیات کے متعلق نقطۂ نظر" جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے "احرار کے تحریکی محاذ"۔ کے عنوانات پر مختصر مگر پُر مغز گفتگو کی، محترم چودھری ثناء اللہ بھٹہ نے اپنی گفتگو میں ماضی کی یادوں کو کریدتے ہوئے جماعت کے تنظیمی عمل، اور دعوتی مجالس کے اہتمام پر زور دیا.......... اس طرح یہ استقبالیہ تقریب ایک فکری سیمینار کا روپ دھار گئی۔

محترم ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کہا

"میرے لئے یہ امر باعث صد مسرت و افتخار ہے کہ آج میں آپ حضرات کو لاہور کی سرزمین پر مجلس احرار اسلام لاہور کی جانب سے خوش آمدید کہہ رہا ہوں، یہ آپ حضرات کی کمال مہربانی ہے کہ آپ نے ہماری درخواست پر انتخاب کے بعد اولین فرصت میں یہاں آنا پسند فرمایا۔

قائدین محترم! سرزمین لاہور نہ تو آپ کے لئے نئی ہے اور نہ مجلس احرار اسلام کے لئے اجنبی۔ اسی شہر میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، چودھری افضل حق، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، شیخ حسام الدین، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، غازی عبدالرحمٰن اور دیگر بانیانِ جماعت نے اکٹھے ہو کر مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی اور اسی شہر میں مجلس احرار اسلام کے پہلے جلسہ (زیر صدارت چودھری افضل حق) سے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

"میں چاہتا ہوں کہ مسلمان نوجوان ہندوستان کی آزادی کا ہراول ثابت ہوں اور آزادی کے حصول کا فخر ہمارے حصہ میں آئے۔" آج بھی اس شہر لاہور کے درودیوار سے حضرت امیر شریعت اور ان کے کارواں کی بلند کی ہوئی صدائے حق کی بازگشت سنائی دے رہی ہے......... یہ بات آپ ہم سے کہیں بہتر جانتے ہیں کہ مجلس احرار اسلام کی تاریخ جہد مسلسل سے عبارت ہے اور اس کا ماضی شاندار اور تابناک ہے۔ جس پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔ ملک میں سر اٹھانے والے ہر کذاب اور فتنے کی بیخ کنی کے لئے مجلس احرار اسلام نے اپنی پوری قوت سے تحریک چلائی۔ احرار کی زندہ تحریک، "تحفظ ختم نبوت" ہے۔

احرار نے مختلف فتنوں کے استیصال اور تحفظ و فروغ دین کے لئے مختلف تحریکیں برپا کر کے قوم کی رہنمائی کی، اور مختلف مفاد پرست گروہوں کی جانب سے دین کے نام پر چلائی جانے والی تحریکوں سے باخبر کیا۔

انہوں نے محترم قائدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

عقیدت و محبت کی بنا پر، اور خاندانی وابستگی یا ذاتی تعلقات کی بنیاد پر جماعت میں شامل ہونے والے افراد

تربیت اور کردار سازی کے بغیر صوفی اور مجاور تو بن سکتے ہیں۔ مجاہد اور کسی دینی تحریک کے کارکن نہیں۔
قائد احرار سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا:
"احرار کا مقصد مجاور پیدا کرنا نہیں مجاہد تیار کرنا ہے"
اس سلسلہ میں انہوں نے مجلس احرار لاہور کی جانب سے چند تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا:
* مجلس احرار اسلام کے رہنما اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ حالات کے پیش نظر جماعت کی پالیسی اور اہداف کا تعین کیا جائے۔
* جماعت کے منتشر اور بچھڑے ہوئے کارکنوں کو اکٹھا کیا جائے۔
* کارکنوں کی تربیت اور کردار سازی کے لئے ایک جامع نصاب اور پروگرام مرتب کیا جائے کہ احرار کارکن ایک دینی تحریک کے باشعور کارکن ہوں۔ وہ غلبۂ دین کے لئے ایک طرف تو قرآن پاک کی اس آیت کی تفسیر ہوں کہ:

ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم بالتی ھی احسن

اور دوسری طرف وہ جذبۂ جہاد سے اس طرح سرشار ہوں کہ

وقاتلواھم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله،

آخر میں انہوں نے ایک مرتبہ پھر قائدین احرار کو ان کے مرکزی عہدوں پر منتخب ہونے کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے لاہور تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔

استقبالیہ تقریب کے مہمان خصوصی حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے اپنے خطاب میں احرار کے فکرو نظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا:

انسانی معاشرہ میں انسانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ بہت بڑا عمل صالح ہے کاش ہمارے معاشرے کے لوگ اس حقیقت سے واقف ہو جائیں۔ عمل صالح، جہاد اور تبلیغ ہے، صرف انفرادی اعمال ہی عمل صالح نہیں ہیں۔ اسلام انفرادی مسئلہ نہیں ہے۔ نظامِ جدید نے پوری قوت اس بات پر لگادی ہے کہ دین انفرادی معاملہ ہے۔ حالانکہ دین ہی ایک قومی معاملہ ہے۔ دیگر معاملات قومی نہیں ہیں۔ اور جب تک ہم دین پر عمل نہیں کریں گے۔ اجتماعی طور پر اس کو لے کر آگے نہیں بڑھیں گے۔ وعدۂ خلافت پورا نہیں ہوگا۔ بارش کی طرح آسمان سے خلافت نہیں برسے گی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے قانونی، شرعی ہر اعتبار سے ضابطہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک پھینکنے کے طریقے سے لے کر کارحکومت انجام دینے تک ہر طرح کی

رہنمائی فرمائی ہے۔ پاکستان میں اسلام کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ جمہوریت اور اس نظام کے ساتھ ہمارے ملک کی دینی جماعتوں کی مفاہمت ہے اور اسی پر پوری کائنات کے لیئے رہنما اصول سرور کونین امام المشرقین والمغربین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ "چچا جان دائیں ہاتھ پر آفتاب رکھ دیجئے۔ بائیں ہاتھ پر ماہتاب رکھ دیجئے اور یہ کہیئے کہ میں اللہ کے دین کی تبلیغ میں کوئی نرمی برتوں ایسا نہیں ہو سکتا۔ یا میں کلمتہ اللہ کو بلند کر کے رہوں گا یا اس راستے میں قتل کردیا جاؤں گا۔ اس راہ میں جتنی مشکلات ہیں ان سے نبرد آزما رہوں گا قدم قدم پر مقابلہ کروں گا۔ یہ ہے دین کا منشور اور پروگرام۔

ہمارا اور کوئی منشور نہیں ہے۔ پاکستان کی تمام پولیٹیکل پارٹیاں سیکولر اور لادین ہیں۔ کسی کا مقصد دین نہیں ہے۔ خصوصاً مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی.......... دونوں بے دینی کا سیلاب بے پناہ ہیں۔ دونوں دین دشمنی اور سیکولرازم کی حمایت میں ایک ہیں۔ ان دونوں کا سارا زور اس بات پر ہے کہ دین کو انفرادی معاملہ قرار دیکر اجتماعی زندگی اور قومی معاملات سے اسلام اور اسلامی اقدار کو الگ کردیا جائے۔ ہمارے حکمران اور سیاستدان پچاس برس سے اسلام اور عوام کے حقوق کا استحصال کر رہے ہیں۔ جبکہ ہماری مذہبی جماعتیں سیکولر طبقات سے مفاہمت اختیار کر کے اپنے آپ کو دھوکہ دے رہی ہیں۔

احرار جمہوریت اور سیکولرازم جیسے کافرانہ اور ملحدانہ نظریات کے خلاف پوری قوت سے رکاوٹ پیدا کریں گے۔ احرار صرف دین کے نوکر ہیں۔ نتائج و ثمرات سے بے پرواہ ہو کر محض اپنی ڈیوٹی سمجھ کے اپنا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور یہ ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے۔ اور ان شاء اللہ احرار آخر دم تک اپنی ڈیوٹی نبھاتے رہیں گے۔ حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کے علاوہ مولانا محمد اسحق سلیمی، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، جناب عبد اللطیف خالد چیمہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، چودھری ثناء اللہ بھٹہ، مولانا قاری محمد یوسف احرار نے بھی خطاب کیا۔ منتخب موضوعات پر ہونے والے خطبات اس اہتمام کے حامل ہیں کہ انہیں علیحدہ شائع کیا جائے فی الحال اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

سامعین نے تمام خطابات نہایت توجہ اور انہماک سے سماعت کئے۔ نئے احباب کو احرار کے اہداف افکار کا علم ہوا اور کارکنان احرار کے فکر و عمل کو جلا ملی۔

استقبالیہ تقریب کو جماعتی سلوگن پر مشتمل بینرز سے مزین کیا گیا تھا۔ جبکہ چودھری افضل حق، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سید ابو معاویہ ابوذر بخاری کے مختلف خطبات کے ایمان پرور اقتباسات چارٹوں پر لکھ کر آویزاں کئے گئے تھے،......

ابو معاویہ رحمانی

ناظم نشر واشاعت مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان

*جمہوریت میں اسلام ڈھونڈنے والوں کو اسلاف کے نقش قدم سے برگشتہ کیا گیا ہے۔
*پاکستان کی موجودہ حالت نفاذ اسلام کے وعدہ سے انحراف کی سزا ہے۔
سید عطاء المحسن بخاری (امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
*دینی قوتوں میں انتشار لادینی نظاموں کی اتباع کا نتیجہ ہے(مولانا محمد اسحق سلیمی) مرکزی ناظم اعلیٰ
*احرار سچے راستے پر گامزن ہیں، انہیں اس راستے سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔
عبداللطیف خالد چیمہ(مرکزی ناظم نشرو اشاعت)

قائد احرار، ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر منتخب ہونے کے بعد ۱۵ مارچ کو پہلی مرتبہ رحیم یار خان تشریف لائے۔ مجلس کے نو منتخب ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحق سلیمی اور مرکزی ناظم نشر واشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان کی جانب سے مرکزی قائدین کے اعزاز میں ایک پر وقار استقبالیہ تقریب پریس کلب رحیم یار خان کے ہال میں منعقد ہوئی۔ مقامی رہنماؤں جناب صوفی محمد اسحق، مولانا فقیر اللہ، حافظ محمد اشرف، مولوی محمد بلال، اور دیگر کارکن۔ مرکزی قائدین کے لئے سراپا استقبال تھے۔ قائدین پریس کلب پہنچے تو کارکنوں نے پرجوش نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا۔ معززین شہر اور دینی جماعتوں کے کارکن کثیر تعداد میں اس تقریب میں شریک ہوئے۔ قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"مجلس احرار اسلام موجودہ اور مروجہ انتخابی سیاست کی آلودگیوں سے پاک ایک دینی جماعت ہے۔ احرار اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جمہوریت اور الیکشن پاکستان کے موجودہ مسائل کا حل نہیں۔ ہماری تمام مشکلات کا حل صرف اور صرف "حکومت الہیہ" کے قیام اور نفاذ اسلام میں مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ جمہوریت اور الیکشن میں اسلام ڈھونڈ رہے ہیں انہیں گمراہ کیا گیا ہے اور اسلاف کے نقش قدم سے برگشتہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کام کرنے کے کئی محاذ ہیں۔ دین کی ساری محنت کی اساس تبلیغ اور جہاد ہے۔ ان میں سے کسی ایک بنیاد کو چھوڑنا ہی گمراہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق انہی

دونوں بنیادوں پر نفاذ اسلام اور اسلامی انقلاب کی عمارت قائم ہے۔ احرار کارکن انہی بنیادوں پر اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جب سے ہماری قومی قیادت نے دین سے رشتہ توڑا اور بد عہدی کی ہے ملک اور قوم غلام بن کر رہ گئے ہیں۔ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور امریکہ و برطانیہ نے ہمارا سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔ ہم ان کے محض نوکر بن کر سانس پورے کر رہے ہیں۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کی گئی پیش گوئی کے مطابق "حُبِ دنیا اور موت کے خوف میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے کہا آج لوگ سوال کرتے ہیں کہ تبدیلی کیسے آئے گی۔ اور نظام کس طرح بدلے گا، کون بدلے گا؟

ہمارا ایک ہی جواب ہے۔ تبدیلی اور انقلاب، تبلیغ اور جہاد کے ذریعے ہی ممکن ہے اسلام کے سوا تمام طاغوتی نظاموں کو ختم کرنا ہی دین کا منشا اور تکمیل انقلاب ہے۔ ہم اللہ سے توفیق مانگ کر اس راہ پر نکلیں تو ہم ہی انقلاب برپا کریں گے۔ الیکشن، ووٹ، جلسے جلوس، احتجاج اور ریلیوں کے ذریعے نفاذ اسلام ناممکن ہے۔ آخر میں قائد احرار نے حاضرین کو مجلس احرارِ اسلام میں شمولیت کی دعوت دی۔ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

ہم آپ کی خدمت میں دین کا درد لیکر حاضر ہوئے ہیں۔ دینی جماعتوں کا موجودہ انتشار اور تفریق لادینی نظاموں کی اتباع کا نتیجہ ہے۔ احرار.......... اس ملک میں دینی تعلیم کے ذریعے تربیت، تبلیغ کے ذریعے اصلاح احوال واعمال اور جہاد کے ذریعے انقلاب برپا کرنے کے داعی ہیں۔ میں ان اعلیٰ ترین مقاصد کی تکمیل کے لئے آپ سے تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔

مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا:

عصر حاضر میں ذرائع ابلاغ پیغام رسانی کا مؤثر ترین ہتھیار ہیں پاکستان کی لادین قوتیں اسی ہتھیار کو دین کے خلاف استعمال کر رہی ہیں۔ دراصل یہ قوتیں امریکہ کی ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ممکن حد تک اپنے وسائل اور صلاحیتیں اس محاذ پر صرف کر دینی چاہئیں۔ ذرائع ابلاغ کا مثبت اور صحیح استعمال کر کے اپنے منشور اور پیغام کو عوام تک پہنچانا چاہیئے۔ مسلمان پر ہر لحاظ سے دین کا دفاع فرض ہے۔ مجلس احرار اسلام، پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے سرگرم عمل ہے اور سرگرم عمل رہے گی۔ ہمیں اس سچی راہ سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

استقبالیہ تقریب نماز مغرب کے وقت اختتام پذیر ہوئی۔ مقامی احرار رہنماؤں جناب حافظ محمد اشرف، مولوی محمد بلال، صوفی محمد اسحٰق اور مولوی فقیر اللہ نے قائدین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

قاری گوہر علی (گڑھا موڑ)

احرار کارکن، سیکولر طبقے کے خلاف منظم جہاد کریں گے۔ مولانا محمد اسحق سلیمی (مرکزی ناظم اعلیٰ)

اسلام کے سوا تمام نظام باطل ہیں۔

جمہوریت عصر حاضر کا سب سے بڑا فتنہ اور دھوکہ ہے۔ حضرت سید عطاء المہیمن بخاری۔

گڑھا موڑ میں استقبالیہ تقریب سے احرار رہنماؤں کا خطاب

مجلس احرار اسلام ضلع وہاڑی کے زیر اہتمام ۲۷ مارچ بروز جمعہ جامع مسجد مدرسۃ العلوم الاسلامیہ گڑھا موڑ میں حضرت مولانا محمد اسحق سلیمی مدظلہ کو مجلس احرار اسلام پاکستان کا ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر ایک پروقار استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں ضلع وہاڑی کی ۱۵ شاخوں کے کارکن شریک ہوئے۔ نماز جمعہ سے قبل مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما اور مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار ربوہ کے منتظم ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے مختصر خطاب فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد استقبالیہ تقریب میں جماعت کے کارکنوں اور معززین شہر کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحق سلیمی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

جماعت کے ارکان شوریٰ نے میرے ناتواں کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال دی ہے۔ میں احباب احرار کا شکر گزار ہوں اور ان سے دعاء کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اسلاف احرار کے سامنے شرمندہ نہ کرے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

مولانا محمد اسحق سلیمی نے فرمایا:

حکومت الٰہیہ کا قیام، اسلام کے تبلیغی و تعلیمی نظام کا استحکام اور لادینیت کے خلاف بھرپور جہاد مجلس احرار اسلام پاکستان کے بنیادی مقاصد ہیں۔ خصوصاً منکرین عقیدۂ ختم نبوت مرزائیوں کا استیصال احرار کا طرۂ امتیاز ہے۔ ہمارے اکابر نے ۱۹۲۹ء میں جس جہاد کا آغاز کیا تھا اس کا پھل آج ہمیں مل رہا ہے۔ الحمدللہ آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم اسی راستے پر چل رہے ہیں اور ہم نے اسلاف کے فکر سے انحراف نہیں کیا۔

انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام ملکی حالات سے چشم پوشی نہیں کر سکتی۔ ملک میں ہونے والی دہشت گردی، قتل و غارت اور بدامنی بین الاقوامی سازش ہے۔ یہ امریکی نیو ورلڈ آرڈر ہے جس کے ذریعے پاکستان کا دینی تشخص ختم کیا جارہا ہے۔ اور دینی قوتوں کو منتشر کر کے، آپس میں لڑا کر اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام کے کارکن اسلام کے خلاف ہونے والی ان بین الاقوامی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے احرار کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنی ساری صلاحیتیں، تبلیغ اسلام، دفاع وطن، حکومت الٰہیہ کے قیام اور سیکولر طبقات کی سازشوں کو ناکام بنانے پر صرف کردیں۔

ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے فرمایا:

حکومت الہیہ کا قیام اور نفاذ اسلام اتباع شریعت کے بغیر ممکن نہیں۔ حضور علیہ السلام کے طریقوں کو چھوڑ کر کسی دوسرے طریقہ سے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ دینی انقلاب.......... تمام باطل نظاموں کے خلاف جہاد سے ہی برپا ہو گا۔ اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذاہب تمام ریاستی و سیاسی نظام باطل ہیں اور اسلام کی ضد ہیں۔ جمہوریت عصر حاضر کا سب سے بڑا فتنہ اور دھوکہ ہے۔ انتخابی سیاست غلاظت ہے کہ اس میں جو دینی جماعت ملوث ہوئی وہ تباہی و بربادی اور انتشار و افتراق سے دوچار ہوئی۔ حضرت پیرجی مدظلہ نے فرمایا....... مجلس احرار اسلام تمام طاغوتی نظاموں کے خلاف قلمی و لسانی جہاد کر رہی ہے۔ وقت آنے پر احرار کارکن اپنی جانوں پر بھی کھیل جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ احرار کارکن اپنا تنظیمی عمل مضبوط کریں۔ وفاق المدارس الاحرار کے تحت قائم دینی مدارس کو اپنی اولاد سے آباد کریں۔ تعلیمی و تربیتی ماحول پیدا کریں۔ اور نئی نسل کو فکری و نظریاتی لحاظ سے اسلام کی طاقتور فوج بنا دیں۔

استقبالیہ تقریب سے مجلس احرار اسلام ضلع وہاڑی کے رہنما، علامہ عبدالنعیم نعمانی، صوفی عبدالشکور، ڈاکٹر منظور حسین، مولانا قاری عطاء اللہ بغدادی اور حافظ محمد اکرم نے بھی خطاب کیا۔ ان رہنماؤں نے حضرت مولانا محمد اسحق سلیمی کو مرکزی ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد دی اور جماعت کی ترقی و استحکام کے لئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

سید محمد کفیل بخاری مدیر ماہنامہ نقیب ختم نبوت کی مصروفیات

ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے گزشتہ ماہ مختلف تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا۔

۵/اپریل کو مولانا محمد موسیٰ صاحب کی دعوت پر مدرسہ تعلیم الاسلام بصیرہ ضلع مظفر گڑھ میں ایک بڑے دینی اجتماع سے خطاب کیا۔

۶/اپریل کو مدرسہ عثمانیہ فیض القرآن بھٹہ تین کسی ضلع خانیوال میں تبلیغی اجتماع سے خطاب کیا۔

۱۷/اپریل کو مسجد ختم نبوت دار بنی ہاشم ملتان میں شہادت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے موضوع پر اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ ۲۶/اپریل کو جنگ فورم ...وطنی میں شرکت کی۔

۲۴/اپریل کو مسجد نور ملتان میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔

ماہ مئی کے پہلے عشرہ میں لاہور، گوجرانوالہ، گجرات، وزیر آباد، سیالکوٹ اور راولپنڈی کا تنظیمی دورہ کریں گے۔ (ناظم نقیب ختم نبوت)

ابو معاویہ رحمانی چوہان
ناظم نشریات مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یارخان

قائداحرار ابنِ امیرشریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری دامت برکاتہم اور مولانا محمد اسحٰق سلیمی (ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان) کا مدرسہ و مسجد ختمِ نبوت شہزاد کالونی صادق آباد میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عرش پر نظام حکومت اور پالیسی کا اعلان کیا " ان رحمتی سبقت غضبی " یعنی رحمت میرے غضب سے تیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت جبار بھی ہے اور قہار بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہی کو رحمٰن کی صفت سے چلا رہے ہیں اور جہان کو پال رہے ہیں۔ رب کا معنیٰ ہے پالنے والا۔ ماننے والے کو بھی پال رہا ہے اور نہ ماننے والے کو بھی۔ اگر صرف ماننے والے کو روزی دے اور نہ ماننے والوں کو کچھ نہ دے یا کم دے تو یہ رب کی ربوبیت میں کمی ہوگی۔ اور پھر رب رحمٰن ہے اگر رب رحمٰن نہ ہوتا تو کافروں کو روزی نہ دیتا۔ لیکن رب رحمٰن ماننے اور نہ ماننے والوں کو برابر روزی بہم پہنچا رہا ہے اور اپنے وصف رحمٰن کا مکمل اظہار فرما رہا ہے۔ کافروں نے اپنے ۴۲ کروڑ خدا بنا رکھے ہیں۔ اگر رب اپنی جباریت کا اظہار فرما دیں تو یہود و نصاریٰ کو کچھ بھی نہ ملے اور کافروں کو اپنے بنائے ہوئے خداؤں کے حوالے کردے۔

ہندوؤں کا ایک خدا بندر بھی ہے۔ جس کو مسلمان لے کر در بدر پھراتا ہے اور نچا کر روزی حاصل کرتا ہے۔ ہندو بھی بندر کو مشکل کشا سمجھتا ہے اور مسلمان کلمہ گو بھی بندر کو لے کر در بدر پھراتا اور نچا کر روزی حاصل کرتا ہے۔ اور بندر کو مشکل کشا جان کر روزی کا ذریعہ بناتا ہے۔ یاد رکھو! مشکل کشا وہ ہے جو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے بلکہ کھلاتا اور پلاتا ہے۔ مشکل کشا وہ ہے جو سب کی مشکل آسان کرتا ہے اور اس کو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ مشکل کشا وہ ہے جو سب کی سنے، ہر وقت سنے، ہر زبان میں سنے اور ہر زبان سمجھے۔ جس کو خود مشکل درپیش آئے وہ مشکل کشا نہیں۔

دین میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین معیار حق ہیں دین کا کوئی عمل کرنا ہو تو نبی علیہ السلام کے فرمان کو اور صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل پر نظر کرو اگر نبی علیہ السلام کا فرمان بھی نہ ملے اور صحابہؓ کرام کا عمل بھی نہ ملے تو سمجھو کہ یہ دین نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع صحابہ برحق ہیں آپ جس کا دامن بھی پکڑیں گے وہ آپ کو نبی علیہ السلام کے دروازہ پر پہنچائے گا۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام کے بارے میں معاشرہ میں جو گفتگو ہوتی ہے وہ نازیبا ہے۔ کہا

جاتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت، خلافت راشدہ نہ تھی۔ یاد رکھو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ " معاویہ کا نام خیر سے لیا کرو" اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ "اولئک ھم الراشدون" کہ صحابہ کرام ہی راشد ہیں۔ راشد رُشد سے مشتق ہے۔ اور رُشد اسے کہتے ہیں کہ عقل اور علم دونوں کمال پر ہوں۔ علامہ قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جب بھی روئے زمین پر کسی مسلمان نے عادلانہ حکومت قائم کی تو وہ خلافتِ راشدہ ہوگی۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۶ھ میں صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور ۷ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حج کے موقع پر حجامت بنائی اور اسلام کا برملا اظہار ۸ھ میں کیا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار ومشرکین سے حجامت کراتے تھے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ اگر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسلام چھپانے پر اعتراض ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اسلام کیوں چھپایا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفل پڑھتے ابو طالب نے دیکھ لیا تو اپنے بیٹے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم دونوں یہ کیا کر رہے تھے؟ تو حضرت علی نے کہا کہ ہم اپنے رب کی عبادت کر رہے تھے۔ ابوطالب نے کہا کہ کام تو ٹھیک ہے۔ اس وقت ابھی نماز فرض نہ ہوئی تھی۔

کئی نام نہاد سنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر صرف اس لئے ناراض ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے یزید کی خلافت قائم کی تھی اور صحابہ کرام سے فرمایا کہ میرے بیٹے کی بیعت کرو تو پھر کیا صحابہ کرام نے فاسق فاجر کی بیعت کو قبول کیا؟ اگر خدانخواستہ یزید فاسق تھا تو جن صحابہ کرام نے یزید کے ہاتھ پر بیعت کی اور بلا تردد بیعت کی ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یزید کے زمانے میں اسلامی فتوحات کا تانتا بندھا رہا یزید کے دورِ خلافت میں ہندوستان کو فتح کیا گیا اور لاہور بھی یزید کے دور حکومت میں فتح ہوا سپہ سالار صحابی کا نام مہلب بن ابی صفرہ تھا۔ میزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا جنازہ کس نے پڑھایا؟ حضرت ابوایوب انصاری کی میت یزید نے قسطنطنیہ کے قلعہ کی دیوار کے ساتھ دفن کی اور اعلان کیا کہ یہ تمہارے قرب میں میزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دفنایا جا رہا ہے۔ اگر کل تم نے اس قبر کے ساتھ کوئی حرکت کی تو یاد رکھو! میں یزید بن معاویہ ہوں پھر تمہارا کوئی گرجا گھر باقی نہ رہنے دیا جائے گا اور پھر تمہاری قبروں سے ہڈیاں تک نکال دی جائیں گی۔ پھر کسی عیسائی کو حضرت ابوایوب انصاری کی قبر کی طرف میلی آنکھ دیکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ امین تھے تو کاتب وحی بنے اگر خدانخواستہ آپ امین نہ ہوتے تو قرآن کی یہ

امانت آپ کو نہ سونپی جاتی۔ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ لیا تو وہ گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے غیر صحابی جہاد کرتے کرتے اپنی جان قربان کر دے اور شہید ہو جائے لیکن وہ ادنٰی صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اس لیے تو قرآن کہتا ہے تم صحابہ جیسا ایمان لاؤ گے تو قابلِ قبول ہوگا۔

قرآن کہتا ہے کہ صحابہ کے ایمان پکے تھے لیکن تاریخ میں صحابہ کے ایمان کے خلاف الزام تراشی ملتی ہے۔ قرآن میں ہے کہ صحابہ کرام ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے۔ لیکن تاریخ کہتی ہے کہ وہ آپس میں جنگیں کرتے تھے۔ اور نعوذ باللہ منافق تھے اب تاریخ کو سچا مانیں یا قرآن کو؟ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن کو اللہ کی سچی کتاب مان کر اللہ کے فرمان اور اس کے قرآن کو سچا مان کر تاریخ کو جھوٹا کہہ دے صحابہ کرام کے ایمان اتنے پختہ تھے کہ خود اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ صحابہ کرام پر سلام بھیجے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت حسنؓ کے بارے میں فرمایا کہ "ھذا ابنی" یہ میرا بیٹا ہے۔ اور یہ دو مسلمان گروہوں میں صلح کرائے گا وہ دو گروہ کون ہوں گے جن کے درمیان حضرت حسن صلح کرائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ یہ دونوں گروہ مسلمان ہوں گے لیکن آج کا تاریخ دان اور تاریخ کہتی ہے کہ نہیں ان میں ایک گروہ منافق تھا اور یہ حق و باطل کی جنگ تھی اب بات نبی کی مانیں یا تاریخ کی؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں کہ اے اللہ اس معاویہ کو ہدایت عطا فرما، دنیا کی سلطنت عطا فرما، دوزخ کی آگ سے بچا۔ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے بارے میں کیا خیال ہے؟

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے چالیس برس حکومت کی ۶۵ لاکھ مربع میل حکومت کی لیکن تاریخ یہ ثابت نہیں کر سکی کہ کسی ایک آدمی پر آپ نے ظلم کیا ہو۔

بیت المقدس کی فتح کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر صلح نامہ کی تحریر لکھوائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین گورنروں کو معطل کر کے حضرت معاویہ کو گورنر مقرر کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے معاویہ کو وزیرِ دفاع بنایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت معاویہ کی حکومت کو معمولی نہ جاننا اور گورنر بنایا۔ حضرت رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو چار لاکھ درہم سالانہ ہدیہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت حسین نے اس رقم سے زائد کا مطالبہ کرا بھیجا تو حضرت معاویہ نے زائد رقم بھیج کر پیغام بھیجا کہ "لا اسراف فی الاسلام" یعنی اسلام میں اسراف نہیں ہے۔ تو حضرت حسین نے واپسی پیغام بھجوایا کہ "لا اسراف فی الخیر" یعنی اچھے کاموں میں اسراف نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضرت حسین یہ رقم بیواؤں اور یتیموں میں تقسیم کرتے تھے۔ پچپن ہزار صحابہ کرام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ حضرت حسن رضی

اللہ عنہ نے اپنی حکومت اور ملک حضرت معاویہ کو دے دیا۔ سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو حضرت معاویہ پر راضی تھے لیکن پاکستان کے رافضی، تبرائی آپ پر ناخوش تھے۔
حضرت معاویہ نے چالیس سال حکومت کی اور اپنی حکومت میں منافقین اور کافروں کو ختم کیا، یہود و نصاریٰ اور عیسائیوں کی حکومتیں ختم کیں ایران کو حضرت معاویہ نے فتح کیا تھا اسی لیے تو ایرانیوں نے طعن و تشنیع، سبّ و شتم اور تبریٰ بازی کے لئے صرف حضرت معاویہ کے گھر کو نشانہ بنایا ہے۔
۲۲ رجب کو "کونڈے" کرنے والو! کیا کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ یہ رسم کب اور کہاں سے شروع ہوئی؟ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دے کر کہا جاتا ہے کہ یہ نیاز امام جعفر صادق ہے۔ حالانکہ اس تاریخ کو نہ امام جعفر صادق کا یومِ پیدائش ہے نہ یومِ وفات ہے یہ تو صرف اور صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یومِ وفات ہے اور یہ رسمِ بد ۱۹۰۶ء میں شروع ہوئی۔
مجلس احرار اسلام کا قیام ۱۹۲۹ء میں عمل میں آیا اور اس جماعت نے ہمیشہ دین کا کام کیا اس جماعت اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ہمیشہ انگریز کے خلاف کام کیا اور اسلام کا دفاع کیا جب انگریز نے اپنی جڑیں اکھڑتی دیکھیں تو اس نے قادیانی فتنہ کھڑا کر دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ابلیس کا نمائندہ بنا کر نبوت کاذبہ کا دعویٰ کرایا تب جماعت اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ مرزائیت کے خلاف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے کمربستہ ہوگئے۔
تحریکیں چلیں اور مجلس احرار اسلام کے جھنڈے کے نیچے کئی ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ مرزائی کو بنا دیا گیا تو مجلسِ احرار اسلام نے ان کی وزارت کے خلاف نعرہ بلند کیا۔ ختم نبوت کے ڈاکوؤں کے خلاف عوام کو جمع کیا، ۱۹۵۳ء میں تحریک چل اٹھی جس میں لاہور شہر میں گولی چلائی گئی اور ہزاروں مسلمان شہید ہوئے اپنی جانیں کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قربان کردیں۔
مجلسِ احرار اسلام تقسیم کے خلاف نہیں تھی۔ بلکہ طریقۂ تقسیم کے خلاف تھی مجلس احرار اسلام کے اکابر چاہتے تھے کہ جو ٹکڑا بھی مسلمانوں کو دیا جائے وہ ایک ہی ٹکڑا ہو۔ یہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دو علیحدہ علیحدہ حصے نہ ہوں۔ اس وقت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے برملا کہا تھا کہ اگر کبھی خدانخواستہ ہندوستان سے تعلقات ٹھیک نہ رہیں تو پھر مشرقی اور مغربی پاکستان کا رابطہ کٹ جائے گا۔ اس وقت حکمرانوں نے مجلس احرار اسلام کے اکابر کی بات نہ مانی بلکہ الٹا اکابر احرار کو پاکستان کا مخالف کہہ دیا اور کہا کہ یہ جماعت ہندوستان کے ساتھ اکٹھا رہنا چاہتی ہے اب وہی باتیں اکابر احرار کی بالکل ٹھیک ثابت ہوئیں۔

مجلس احرار اسلام روزِ اوّل سے اس ملک میں دین کے نفاذ کے لئے کوشاں ہے اور آج تک اسی تگ و دو میں لگی ہوئی ہے ہماری جنگ اقتدار کی نہیں بلکہ نفاذِ اسلام اور قیامِ حکومتِ الہیہ کی ہے۔ مجلس احرار اسلام کا سب سے پہلا مطالبہ ہے کہ اللہ کی زمین پر اللہ ہی کا قانون نافذ العمل ہونا چاہیے۔

اگر آج پاکستان کے تمام مسلمان متحد ہو کر مجلس احرار اسلام کے اس نعرہ کا مطالبہ کردیں تو ایک ہفتہ کے اندر ملک میں نفاذ اسلام کا اعلان ہو سکتا ہے۔

ہر قوم کے پاس زندگی گزارنے کے لئے کوئی نہ کوئی قانون ہوتا ہے مسلمان کو زندگی گزارنے کے لئے اللہ نے قرآن کی شکل میں قانون دیا یہ احکام صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک نہ تھے بلکہ قیامت تک یہی قانون رہے گا جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت رہے گی تب تک یہ قانون نافذ العمل رہے گا۔ اب اس کتاب قرآن مجید میں جو کچھ ہے اس میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی کوئی انسان نہیں کر سکتا۔ اس قانون میں ہمیشگی ہے۔ اللہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اگر اس میں کوئی تبدیلی کرنی تھی تو اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی تبدیلی کردی اور دین کو مکمل کرنے کا اعلان کردیا اب یہ دین اور قانون کامل اور اکمل ہے اب اس میں کسی قسم کی کمی بیشی جائز نہیں۔

اگر اس قرآن والے قانون کو کافر بھی اپنا لیں تو یہ قانون اس کو بھی نفع دے گا۔ لیکن یہ نفع صرف دنیا تک محدود ہوگا۔ آخرت میں کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

انگریز نے جاتے جاتے مسلمانوں کے خلاف مرزا قادیانی کو ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے کھڑا کر دیا جہاں اور علماء نے اس کا مقابلہ کیا وہاں مجلس احرار اسلام کے اکابر نے بھی اسے للکارا اور سیرت مہدی میں سے اس کی تحریر کو چیلنج کیا لیکن مرزا کبھی بھی اکابر احرار کے سامنے پیش نہ ہوا۔

ختم نبوت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خود آپ پڑھایا آپ کسی انسان سے نہ پڑھے اور مرزا قادیانی سکول میں پڑھا ہے باقی جتنے انبیا کرام علیہ السلام بھی تشریف لائے تو کسی نے کوئی کتاب نہیں لکھی اور مرزا قادیانی نے خود کتابیں لکھی ہیں اس لیے اس کے نبی نہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہی ہے اگر کلمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا ہے تو پھر اطاعت بھی انہی کی کرنا ہوگی اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ اب میں نے دین مکمل کر دیا ہے اب نئے نبی کے آنے کی کیا ضرورت ہے جب کسی انسان نے کلمہ پڑھ لیا تو اب وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا جب اسلام میں داخل ہو گیا تو اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ یعنی اسلام اور قرآن اب تمہیں جو کچھ کہے اسے بلا چون و چرا مانتے جاؤ اسلام میں تو اطاعت ہی اطاعت ہے۔

قرآن مجید نے اب قانون بنا دیا کہ عورت پردہ کرے اب عورت پر پردہ کرنا فرض ہے اللہ تعالیٰ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو فرمارہے ہیں کہ اب اگر تمہارے پاس کوئی صحابی دین کا مسئلہ دریافت کرنے آئے تو اب تم پردہ کے پیچھے اس سے کلام کرو اور مسئلہ بیان کرو اب پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد اس میں تبدیلی کرنے کی کسی کو ذرہ بھر بھی اجازت نہیں اب یہ تبدیلی کفر ہے اللہ کا ہر حکم قیامت تک قائم رہے گا اللہ کے قانون میں خود اللہ ہی تبدیلی کریں تو کریں اور اللہ تعالیٰ بھی وہ تبدیلی نبی کے ذریعے کرتے ہیں لیکن اب تو نیا نبی قیامت تک نہ آئے گا اس لیے اب تبدیلی کیسی ؟ کسی صحابیہ کا جنگ میں فوجیوں کو پانی پلانا پردہ کے حکم آنے کے بعد ثابت نہیں جو کہتا ہے غلط ہے امن اور عام حالات و ہنگامی حالات کے احکامات میں فرق ہے صحابیات نے توجہ کے موقع پر بھی پردہ کیا ہے جنگ احد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۳ھ میں فوجیوں کو پانی پلایا لیکن اس وقت پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اسلام میں تو اطاعت ہی اطاعت ہے اسلام میں آزادی نہیں اگر آزادی آئی تو کفر آجائے گا آزادی تو جمہوریت میں ہے اور جمہوریت اور اسلام متضاد چیزیں ہیں ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کے لیے اللہ کا دیا ہوا قانون قرآن ہے اور جمہوریت ایک انسان کا بنایا ہوا قانون ہے اور وہ بھی یہودی کا بنایا ہوا۔ ہم مسلمان اللہ کے دیے ہوئے قانون کو چھوڑ کر یہودی کے قانون کو کیوں اپنائیں یاد رکھو یہودی اور باقی کفار کبھی مسلمان کے خیر خواہ نہیں ہوسکتے۔

نمائندہ نقیب (صادق آباد)

حکمران، نفاذ اسلام کا وعدہ پورا کریں (حافظ محمد اسمٰعیل)

مجلس احرار اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کے صدر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۷، مارچ ۱۹۹۸ء کو صادق آباد تشریف لائے۔ صادق آباد سے مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور سینئر احرار کارکن جناب چودھری گلزار احمد صاحب ایک طویل عرصہ سے علیل ہیں۔ حافظ صاحب عیادت کے لئے ان کے گھر گئے۔ چودھری گلزار احمد صاحب کی دعوت پر جامع مسجد میاں دی بستی میں خطبۂ جمعہ دیا۔
آپ نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اپنے بلند و بانگ دعوؤں کے باوجود دہشت گردی پر قابو نہیں پاسکی اور نہ ہی نفاذ اسلام کے وعدہ کو پورا کیا ہے۔ مہنگائی، بدامنی، اور قتل وغارت گری نے ملک کے شہریوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کر دیا ہے۔ معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ ذرائع ابلاغ سے بے حیائی کو فروغ دیا جارہا ہے انہوں نے کہا کہ حکمران ان مسائل کو حل کریں ورنہ ان کا حشر بھی سابقہ حکمرانوں جیسا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام لادینیت کے خلاف پوری طاقت سے جنگ کرے گی۔ اور پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کے منصوبے کو ناکام کر دے گی۔